Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۷۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۱۸ ذیقعدہ سنہ ۱۳۹۷ھ ، یکم نبوت ۱۳۵۶ھش ، یکم نومبر ۱۹۷۷ء	نمبر ۲۴۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ یکم نبوت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے ، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین ؛

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مبارک نام دو جدا جدا کمال کا اظہار کرتے ہیں

اسمِ محمد جلال اور کبریائی کو چاہتا ہے جبکہ احمد عاشقانہ شان اور رنگ رکھتا ہے

"آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مبارک ناموں میں سِرّ یہ ہے کہ محمد اور احمد جو دو نام ہیں ان میں دو جدا جدا کمال ہیں۔ محمد کا نام جلال اور کبریائی کو چاہتا ہے جو نہایت درجہ تعریف کیا گیا ہے اور اس میں ایک معشوقانہ رنگ ہے کیونکہ معشوق کی تعریف کی جاتی ہے پس اس میں جلالی رنگ ہونا ضروری ہے مگر احمد کا نام اپنے اندر عاشقانہ رنگ رکھتا ہے کیونکہ تعریف کرنا عاشق کا کام ہے وہ اپنے محبوب اور معشوق کی تعریف کرتا ہے اس لئے جیسے محمد محبوبانہ شان میں جلال اور کبریائی کو چاہتا ہے اسی طرح احمد عاشقانہ شان میں ہو کر غربت اور انکساری کو چاہتا ہے۔ اس میں ایک سِرّ یہ تھا کہ آپ کی زندگی کی تقسیم دو حصوں پر کر دی گئی ایک تو مکی زندگی ہے جو ۱۳ برس کے زمانہ کی ہے اور دوسری وہ زندگی جو مدنی زندگی ہے اور وہ دس برس کی ہے مکہ کی زندگی میں اسم احمد کی تجلی تھی اس وقت آپ کی دن رات خدا تعالیٰ کے حضور گریہ و بکا اور طلب استعانت اور دعا میں گذرتی تھی۔ ... جو تضرع اور زاری آپ نے اس مکی زندگی میں کی ہے وہ کبھی کسی عاشق نے اپنے محبوب و معشوق کی تلاش میں کبھی نہیں کی اور نہ کر سکے گا پھر آپ کی تضرع اپنے لئے نہ تھی بلکہ یہ تضرع دنیا کی حالت کی پوری واقفیت کی وجہ سے تھی۔ خدا پرستی کا نام و نشان چونکہ مٹ چکا تھا اور آپ کی روح اور خمیر میں اللہ تعالیٰ میں ایمان رکھ کر ایک لذت اور ایک سرور آچکا تھا اور آپ فطرتاً دنیا کو اس لذت اور سے سرشار کرنا چاہتے تھے ادھر دنیا کی حالت کو دیکھتے تھے تو ... دنیا کی اس حالت پر آپ گریہ و زاری کرتے تھے اور یہاں تک کرتے تھے کہ قریب تھا کہ جان نکل جاتی اسی کی طرف اشارہ کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا لعلّک باخعٌ نفسک الّا یکونوا مؤمنین یہ آپ کی متضرعانہ زندگی تھی اور اسم احمد کا ظہور تھا اس وقت آپ ایک عظیم الشان توجہ میں پڑے ہوئے تھے اس توجہ کا ظہور مدنی زندگی اور اسم محمد کی تجلی کے وقت ہوا جیسا کہ اس آیت سے پتہ لگتا ہے واستفتحوا و خاب کلّ جبّار عنید۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۷۸ ، ۱۷۹)

چندہ مہمان خانہ مستورات

ہفتہ زیرِ رپورٹ ۱۷ اکتوبر تا ۲۳ اکتوبر کُل -/۶۰ روپے وصول ہوئے جو بہت کم ہیں لجنات سے استدعا ہے کہ مہمان خانہ کی مکمل تعمیر کے لئے جس کی تحریک گذشتہ خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرما چکے ہیں چندہ زیادہ سے زیادہ جمع کرنے کی کوشش کریں۔ اس وقت تک کُل وصولی ۶۲۰،۱۶،۲ روپے ۸۷ پیسے ہوئی ہے اور کُل ۵۰۰،۲۸،۳ روپے لجنہ نے جمع کرنے ہیں جن بہنوں نے ابھی تک چندہ ادا نہیں کیا وہ اس طرف توجہ کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

چندہ وقفِ جدید کی جمع شدہ رقوم

جملہ سیکرٹری صاحبان مال سے گذارش ہے کہ براہِ مہربانی چندہ وقفِ جدید کی جمع شدہ رقوم بلا تاخیر مرکز میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

خدام الاحمدیہ کا مرکزی سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۴، ۵، ۶ نومبر ۱۹۷۷ء (جمعہ ، ہفتہ ، اتوار) کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا خدام زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شامل ہونے کی کوشش فرمائیں۔

(صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پبلشر : مسعود احمد ؛ پرنٹر : سید عبدالحی ، مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت :- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
یکم نبوت ۱۳۵۶ھش
یکم نومبر ۱۹۷۷ء

حمد اور عزم کا آئینہ دار عظیم منصوبہ

جیسا کہ احبابِ جماعت کو علم ہے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ میں حمد اور عزم کے آئینہ دار ایک عظیم آسمانی منصوبے کا اعلان فرمایا تھا جو صد سالہ احمدیہ جوبلی کا منصوبہ کہلاتا ہے اور مقصد اِس منصوبہ کا یہ تھا اور ہے کہ جماعت احمدیہ کے ایثار پیشہ افراد کو قیامِ جماعت کی دوسری صدی (جو غلبۂ اسلام کی صدی ہے) کے شایانِ شان استقبال کے قابل بنایا جائے۔

یہ عظیم منصوبہ بظاہر الگ لیکن بباطن ایک دوسرے سے باہم مربوط دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ایک حصہ حمد کا آئینہ دار ہے اور دوسرے حصہ سے عزم بالجزم کا اظہار ہوتا ہے۔ جہاں تک دوسرے حصے یعنی عزم بالجزم کا تعلق ہے حضور ایدہ اللہ نے احبابِ جماعت کے سامنے قیامِ جماعت کی موجودہ یعنی پہلی صدی کے بقیہ سالوں میں جن میں سے آجکل ہم گزر رہے ہیں ایک خاص پروگرام رکھا ہے جس کے تحت اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت پر بھروسہ کرتے ہوئے جو اوّل دن سے جماعت کو حاصل ہے دنیا کے مختلف مُلکوں میں نئے مشن کھولنے، نئی مساجد تعمیر کرانے، دنیا کی بعض اور زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کرانے اور انکی طباعت و اشاعت کا اہتمام کرنے، دنیا بھر میں پھیلی ہوئی احمدیہ جماعتوں اور ان کے افراد کے درمیان بین الاقوامی سطح پر ٹیلیکس، ریڈیو اور قلمی دوستی کے ذریعہ رابطہ قائم کرنے اور دنیا کی ایک سَو کے قریب زبانوں میں اسلامی تعلیم پر مشتمل لٹریچر تیار کرکے اسے وسیع پیمانہ پر دنیا میں پھیلانے کے عزم بالجزم کا اظہار کیا گیا ہے اور ان سب اہم اور عظیم الشان کاموں کی انجام دہی کے لئے کروڑوں روپے مالیت کے ایک فنڈ کے قیام کی تحریک کی گئی ہے جو صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے نام سے موسوم ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کی دی ہوئی توفیق سے یہ سب اہم اور عظیم الشان کام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی آسمانی قیادت میں بتدریج انجام پا رہے ہیں۔ جہاں احبابِ جماعت بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کر رہے ہیں اور نئی صدی کے شروع ہونے تک مسلسل پیش کرتے چلے جانے کے عزم بالجزم سے مالا مال ہیں وہاں مذکورہ بالا اہم اور عظیم الشان کاموں کو بتدریج انجام دیا جا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے نتیجہ میں ان کے نہایت ہی دُور رس اور انقلاب انگیز نتائج ظہور میں آ رہے ہیں۔ ان میں سویڈن کے شہر گوٹن برگ میں تعمیر ہونیوالی نئی مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کو خاص اہمیت حاصل ہے نیز ناروے اور بعض دوسرے ممالک میں نئے مشنوں کے قیام اور مساجد کی تعمیر کے بتدریج اور سلسلہ وار انتظامات بھی کئے جا رہے ہیں الغرض ایک مسلسل نئی حرکت اور نئی جدّوجہد معرضِ وجود میں آ چکی ہے جو انشاء اللہ العزیز آئندہ چند سال کے اندر اندر ایک نیا انقلاب برپا کرنے اور ہمیں غلبۂ اسلام کی صدی کے شایانِ شان استقبال کے قابل بنانے کا موجب ہوگی۔

جہاں تک حمد کے تحت روحانی پروگرام پر عمل پیرا ہونے کا تعلق ہے احبابِ جماعت اُس پر بھی گزشتہ چار سال سے عمل پیرا ہیں اور انشاء اللہ العزیز ۱۹۸۹ء میں دوسری صدی کے شروع ہونے تک وہ خاص التزام اور تعہد کے ساتھ اس پر عمل کرتے چلے جائیں گے۔ فی الوقت ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ حمد کے تحت جاری ہونے والے روحانی پروگرام کو اِس آسمانی منصوبے میں بنیادی اہمیت حاصل ہے اور یہ عزم کے تحت اہم اور عظیم الشان کاموں کی انجام دہی پر مشتمل عملی پروگرام ہی کا ایک اہم حصہ ہے اور اس سے علیحدہ کوئی پروگرام نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ پوری طرح مربوط ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے بار بار واضح فرمایا ہے کہ اصل اہمیت مالی وسائل کو نہیں بلکہ حصولِ تائید و نصرتِ الٰہی کو حاصل ہے یعنی اِس امر کو حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیاں قبول فرمائے اور محض اپنے فضل اور تائید و نصرت کے نتیجہ میں ان کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ اِس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے آپکو لاشئی محض سمجھیں اور مقدور بھر قربانیاں پیش کرنے اور جدّوجہد بروئے کار لانے کے ساتھ ساتھ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور کمال عاجزی اور تضرع کے ساتھ جُھکے رہیں اور اس سے قبولیت اور نصرت طلب کرتے رہیں۔ اس کے بغیر ہم عزم کے تحت اہم اور عظیم الشان کاموں کی انجام دہی کے پروگرام پر عمل پیرا ہونے اور اس کے نتیجہ میں اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی عظیم ذمّہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اسی لئے حضور نے حمد کے تحت ایک چھ نکاتی روحانی پروگرام بھی جماعت کے سامنے رکھا ہے اور اس پر نئی صدی کے شروع ہونے تک خاص التزام اور تعہّد سے عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی ہے۔ یہ روحانی پروگرام عملی پروگرام سے علیحدہ کوئی پروگرام نہیں ہے بلکہ اس کا جزوِ لاینفک ہے۔ اس پر دل وجان سے عمل پیرا ہونے میں ہی ہماری تمام تر کامیابی کا راز مضمر ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ احباب اِس پروگرام پر دل وجان سے عمل پیرا ہیں تاہم یاددہانی کے طور پر حصولِ ثواب کی نیّت سے ہم روحانی پروگرام کو ایک دفعہ پھر ذیل میں ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبہ کے اس اہم اور بنیادی حصہ پر کما حقّہٗ عمل پیرا رہنے اور اپنی نئی نسلوں کو بھی اِس پر عمل پیرا رہنے کے قابل بنانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

صد سالہ احمدیّہ جوبلی کے منصوبہ کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیّہ جوبلی کے عالمگیر رُوحانی منصوبے کی کامیابی کے لئے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کے سامنے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:-

(۱) جماعتِ احمدیّہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احبابِ جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلّہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لیکر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورہ فاتحہ کی دُعا غور و تدبّر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) درود شریف اور تسبیح و تحمید نیز استغفار کا وِرد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:-

(۱) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

(۶) ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دُعائیں کرنے کی تاکید فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیّہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

قطعہ

بادہ کدہ میں ساقیٔ وحدت ہو جب رفیق ⁂ ایفاء نہ کیوں ہو وعدۂ یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْق
ٹوٹی ہے آج پھر وہی مُہرِ خُمِ کُہن ⁂ ڈھلنے لگی پھر آج وہی بادۂ عتیق

(دقیق مینائی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک سچے مسلمان کا مقصود بالذات یہ ہے کہ وہ منعم علیہم کے چاروں مقامات کو طلب کرے اور جب تک کامیاب نہ ہو طلب میں سست نہ ہو

وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ کے مصداق ہونے کی وجہ سے ضروری ہے کہ جماعت دعا پر خاص زور دے اور اپنی زندگیوں کو قرآن کریم کے احکام کے مطابق ڈھالے

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس طلب اور تلاش میں کامیاب فرمائے اور شیطانی وساوس سے محفوظ رکھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیان فرمودہ سورۃ والناس اور سورۃ فاتحہ کی لطیف اور پُر معارف تفسیر

۲۹ رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ مطابق ۱۴ تبوک ۱۳۵۶ ہش / ۱۴ ستمبر ۱۹۷۷ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز عصر سے قبل مسجد مبارک ربوہ میں قرآن کریم کا درس دیا۔ اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(محمد انور قریشی رکن صیغہ زود نویسی ربوہ)

سورہ النّاس اور سورہ فاتحہ کی تلاوت فرمانے کے بعد حضور نے اِن دونوں سورتوں کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

قرآنِ عظیم ہماری جان کی جان ہے اور اگر زندگی کا کوئی لمحہ بھی اس سے خالی ہو تو وہ ہلاکت کی گھڑیاں ہیں۔ اسی لئے جب ہم بچے تھے اور ہمیں قرآن کریم حفظ کیا کرتا تھا تو ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ قرآن کریم کا دَور ختم کر کے تفاؤل کے طور پر اگلا دَور شروع کر دینا چاہیئے پس

ختمِ قرآن کا تصوّر

عظمتِ قرآن کے خلاف ہے اِس لئے آج کے درس کے لئے جو خاص مضمون مَیں نے منتخب کیا ہے اس کے لئے مَیں نے سورہ النّاس اور سورہ فاتحہ دونوں سورتیں لی ہیں تاکہ اگلا دَور بھی شروع ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق دے کہ ہماری زندگی کی ہر گھڑی قرآن کریم کے ساتھ وابستہ رہے۔ اِس وقت مَیں دونوں سورتوں کی جو تفسیر بیان کروں گا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر ہے تاہم مَیں بہت کچھ اپنی زبان میں کہوں گا کتاب سے نہیں پڑھوں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام آخری سورۃ، سورہ النّاس کے سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ لوگوں کو یہ کہا کرو کہ وہ دعائیں کرتے رہیں کہ وسوسہ انداز شیطان جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے اور ان کو دین سے برگشتہ کرنے کی کوشش کرتا ہے کبھی وہ خود اور کبھی انسان کے واسطہ سے ہم ان شیطانی وسوسوں سے اور شیطان کی ان حرکتوں سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں، اس خدا کی جو انسانوں کا پرورندہ ہے جو انسانوں کا بادشاہ ہے اور جو انسانوں کا معبود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ قرآن عظیم کی جو آخری سورتیں ہیں ان میں آخری زمانہ کے متعلق

بہت سی پیشگوئیاں

ہیں اور اِس سورۃ میں یہ بتایا گیا ہے کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جب انسانوں میں ہمدردی نہ رہے گی، انسان ایک دوسرے سے ہمدردی کرنا چھوڑ دیں گے اور جو پرورش کرنے والے ہیں وہ بھی ہمدردی چھوڑ دیں گے۔ اور ہمدردی پرورش کی جڑ ہے۔ ہمارا اللہ ربّ ہے یعنی پرورش کرنے والا۔ جس وقت انسان شیطانی حالات کے نتیجہ میں پرورش سے محروم ہو جائے، اس پرورش سے جس میں انسانی ہاتھ کا دخل ہے، تو اس وقت انسان کو خدا کی طرف رجوع کرنا چاہیئے جو ربّ ہے اور جو حقیقی اور سچا پرورش کرنے والا ہے اور آپؑ نے فرمایا ہے کہ ایک ایسا آخری زمانہ آنے والا ہے جس میں سچا انصاف اٹھ جائے گا۔ انصاف کا قائم کرنا، سچے اور حقیقی انصاف کا قائم کرنا بادشاہت کی شرط ہے۔ جو حقیقی بادشاہ ہیں، جن کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ واقعہ میں انہوں نے بادشاہی کی اور لوگوں کی بھلائی کے کام کئے۔ ان کی بنیاد یہ ہے کہ وہ انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے والے تھے۔ اِسی واسطے قرآن کریم نے اِس سلسلے میں جو مختلف تعلیمات دی ہیں ان میں عدل اور انصاف پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ بادشاہی کرنے کی بنیاد انصاف پر قائم کی گئی ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ ایک ایسا آخری زمانہ آئے گا کہ جب انصاف، سچا اور حقیقی انصاف دُنیا سے اُٹھ جائے گا اور انصاف بادشاہت کی شرط ہے۔ پس جب انسان انصاف سے محروم ہو جائے گا، وہ انصاف جو انسان کے ہاتھ میں ہے اور انسان نے اس انصاف اور عدل کو قائم کرنا تھا تو اس وقت خدا تعالیٰ کی طرف جو مالکِ حقیقی ہے جو حقیقی بادشاہ ہے انسان کو رجوع کرنا چاہیئے کہ وہ ایسے سامان پیدا کرے کہ اس گرے ہوئے زمانہ میں بھی ہر انسان کو اس کا یہ حق مل جائے یہ دعا سکھائی کہ اس زمانہ میں پھر سے انصاف کو قائم کرنے کے حالات پیدا ہوں اور انسان کو اس کا

انصاف اور عدل کا حق

دوبارہ مل جائے۔ پھر آپؑ نے فرمایا ہے کہ اِس آخری زمانہ میں خدا ہی خدا ہوگا اور وہی مصیبت زدوں کا مرجع ہوگا یعنی مصیبت زدوں کا اور کوئی مرجع نہیں رہے گا۔ دُکھ دینے والے تو بہت ہو جائیں گے، بادشاہ بھی اور رعایا بھی، لیکن سُکھ پہنچانے والا کوئی نہ رہے گا۔ اس وقت خدا ہی خدا ہوگا اور وہی مصیبت زدوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا مرجع ہو گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ تمام کلمات آخری زمانہ کی طرف اشارات ہیں جبکہ امان اور امانت دُنیا سے اُٹھ جائیگی اور اب ہم آخری زمانہ میں سے گذر رہے ہیں اسی زمانہ میں سے جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کیونکہ ہر شخص جانتا ہے کہ نہ امن ہے نہ امانت۔ یہ دونوں اُٹھ گئے ہیں۔ لیکن پیدا کرنے والے رب نے ہمیں بے سہارا نہیں چھوڑا۔ اس نے ہمیں یہ کہا ہے کہ جب ساری دُنیا تمہیں تمہارا حق دینے کے لئے تیار نہ ہو اور تم پر ظلم کرنے پر آمادہ ہو جائے تو اس وقت تم میری طرف آؤ۔ مَیں تمہیں تمہارے حق دلواؤں گا۔ ہمیں ہمیشہ اسی کی طرف اپنی توجہ کو قائم رکھنا چاہیئے اور اسی سے مدد مانگنی چاہیئے۔

سورہ فاتحہ کے مضامین قرآن کریم کی آخری سورتوں کے مضامین سے معنوی لحاظ سے بہت ملتے ہیں لیکن اِس وقت یہ میرا مضمون نہیں ہے مَیں اِس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کی تفسیر میں جو منعم علیہم گروہوں کا ذکر کیا ہے اس کے متعلق بتانا چاہتا ہوں سورہ فاتحہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ کی چار بنیادی صفات

ہیں۔ وہ رب ہے، پروردہ ہے، پرورش کرنے والا ہے، پیدا کرنے والا ہے، صلاحیّتیں دینے والا اور ان صلاحیّتوں کو درجہ بدرجہ آگے بڑھانے والا اور ان کی پرورش کر کے ان کے کمال تک لے جانے والا ہے اور وہ رحمٰن ہے ہمارا رب اتنا پیار کرنے والا ہے کہ ہماری پیدائش سے بھی پہلے میری اور آپ کی پیدائش سے بے شمار سال پہلے (اربوں بھی کہیں تو وہ بھی کم ہوں گے) اس نے ہماری ضرورتوں کو پُورا کرنے کے لئے کائنات کے اندر بہت سی چیزیں پیدا کر دیں اور وہ رحیم ہے ایک تو اس معنی میں بھی کہ ہماری کوششوں میں جو خامی رہ جاتی ہے وہ اس کو پورا کر دیتا ہے اور پھر یہ کہ ان کا جو صحیح اور سچا بدلہ ملنا چاہیئے وہ عطا کرتا ہے، بڑا فضل کرنے والا ہے اور وہ جزاء سزا کے وقت کا مالک ہے۔ جزاء سزا اس نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہوئی ہے اس کی طرف سے کوئی اَور دینے والا نہیں۔ اِس واسطے ہمیں کسی گھبراہٹ کی ضرورت نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ (اعراف آیت ۱۵۷) اور صرف یہ نہیں بلکہ دوسری جگہ کہا کہ میری رحمت اور میرے علم نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے اگر خالی یہ کہا جاتا کہ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ تو کوئی جاہل دماغ یہ سوچ سکتا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ کسی جگہ

رحمت کے نزول کی ضرورت

ہو لیکن وہ خدا تعالیٰ کے علم میں نہ ہو۔ تو ہمارا رب ایسا نہیں ہے بلکہ اس کی رحمت اور اس کے علم نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔

اور ہمیں اِیَّاکَ نَعْبُدُ کی دعا سکھائی جس کے ایک معنی ہمیں یہ بتائے گئے ہیں کہ اے خدا جو کچھ تُو نے ہمیں دیا ہے اس سے صحیح رنگ میں اور پورے فائدہ اُٹھانے کی ہمیں توفیق عطا کر اور جس وقت پورے طور پر فائدہ اُٹھانے کی توفیق مل جائے اور جسے مل جائے تو اس کی کوشش وہاں ختم نہیں ہو جاتی کیونکہ ایک اَور دروازہ کھلتا ہے مزید ترقیات کا اور اس کے لئے جو کچھ ملا ہے وہ کافی نہیں بلکہ مزید کی ضرورت ہے۔ پھر "اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ" جو کچھ مل گیا اس سے پورا فائدہ اُٹھانے کے بعد پھر یہ دعا ہے کہ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یعنی ہماری مدد کو آ اور تیرے مزید انعامات کے حصول کے لئے جو چیز اب ہمارے پاس نہیں وہ ہمیں عطا کر۔ پھر فرمایا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ہمیں وہ سیدھا راستہ دکھا جو اس سے قبل منعم علیہ گروہ کو دکھایا گیا اور ہمیں مغضوب نہ بنا، یہودی خصلتیں ہمارے اندر پیدا نہ ہوں اور نہ ہم عیسائیوں کی طرح صراطِ مستقیم سے بھٹکنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اُمّتِ محمدیہ خیرِ اُمّۃ ہے (مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک لمبا اقتباس پڑھوں گا اس کے علاوہ بہت سی چیزیں میرا دماغ دوسری جگہ سے اُٹھائے گا لیکن یہ سب علم ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی دیا ہے) چونکہ اُمّتِ محمدیہ خیر اُمّۃ ہے اِس واسطے انسانی تاریخ میں منعم علیہم گروہوں میں سے اپنی کیفیّت اور کمیّت ہر دو کے لحاظ سے بہترین گروہ اُمّتِ محمدیہ میں ہونے چاہئیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

اُمّتِ محمدیہ میں دو گروہ

ہیں جو اپنی کیفیّت اور کمیّت میں خاص طور پر نمایاں ہیں یعنی کثرتِ تعداد کے لحاظ سے اور صفائی کمیّت کے لحاظ سے، خدا تعالیٰ کے انعام حاصل کرنے کے لحاظ سے اجتماعی رنگ میں دو گروہ بنتے ہیں ایک صحابہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گروہ جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر کسی واسطہ کے خود تربیت دی اور پھر اس تربیت کے نتیجہ میں تین صدیوں تک ایک زبردست گروہ منعم علیہم کا پیدا ہوتا رہا۔ ایک لمبے زمانہ تک جو صدیوں پر پھیلا ہوا ہے یہ اپنی کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے منعم علیہ گروہوں میں سے ایک زبردست گروہ ہے۔ مَیں نے بتایا ہے کہ اُمّتِ محمدیہ پہلی اُمّتوں کے مقابلہ میں منعم علیہ گروہ ہونے کے لحاظ سے بہت زبردست گروہ بنتی ہے اور اُمّتِ محمدیہ میں دو گروہ ہیں جو اپنی کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی تربیت کے نیچے وہ لوگ آئے تھے اور آپؐ خود ان کی تربیت کر رہے تھے اِس لئے صحابہؓ کے گروہ کو خشک اجتہاد کی ضرورت نہیں تھی (یہ بات سمجھنے والی اور یاد رکھنے والی ہے) اور آپ نے فرمایا ہے کہ دوسرا گروہ

مسیح موعود کی جماعت

ہے۔ دو ہی گروہ ہیں ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ۔ وَ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ (الواقعۃ آیت ۴۰، ۴۱) ایک گروہ کا تعلق پہلوں کے ساتھ ہے اور دوسرے گروہ کا تعلق مسیح موعود کے ساتھ مہدی معہود کے ساتھ ہے اور آپ نے فرمایا ہے ؎

صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

اور آپؑ نے فرمایا ہے کہ مسیح موعود کی جماعت کو بھی خشک اجتہاد کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ خدا تعالیٰ سے الہام پا کر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض سے فیضیاب ہو کر آپ نے اپنی جماعت کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیت کی ہے۔ اپنی کیفیّت اور کمیّت کے لحاظ سے یہ دو بڑے زبردست گروہ ہیں منعم علیہم کے اور درمیان میں ایک لمبا زمانہ فیجِ اعوج کا آیا جس میں بدعتیں پیدا ہوئیں اور ان کی اصلاح بھی ہوتی رہی۔ یہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے کسی وقت اُمّتِ محمدیہ کو لاوارث چھوڑ دیا ہو بلکہ کثرت سے مجدّد دین آتے رہے۔ اولیاء اللہ، خدا تعالیٰ کے مقرّب بندے، خدا تعالیٰ سے مکالمہ اور مخاطبہ حاصل کرنے والے پیدا ہوتے رہے اور وہ اسلام کی روشنی کو روشن رکھتے رہے اور بدعات کو دُور کرنے کی ایک لمبی سٹرگل (STRUGGLE) ہے ایک لمبا مجاہدہ ہے جو فیجِ اعوج کے زمانہ کے ایک ہزار سال پر پھیلا ہوا ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس میں بدعات کی بہت کثرت ہے۔ مصر میں مسلمانوں نے نیل کی پرستش شروع کر دی اور جہاں عثمان فودی پیدا ہوئے تھے وہاں مسلمانوں نے ہی دریائے سینیگال کی پرستش شروع کر دی۔ یہ تو میں نے چند مثالیں لی ہیں ورنہ ہر لحاظ سے ہی بدعات کا طوفانِ بدتمیزی بپا تھا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ اس فیجِ اعوج میں جو کہ تنزّل کا زمانہ اور اندھیرے کا زمانہ تھا اس میں خدا تعالیٰ نے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوحانی اولاد

میں کوئی منعم علیہ پیدا نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا ہے کہ اس طوفانِ ظلمات میں بھی خدا تعالیٰ کے وہ مقرّبین جنہوں نے محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض اور آپؐ کی قوّتِ قدسیہ کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کی رحمت کو حاصل کیا اور خدا تعالیٰ سے انعام پایا وہ دریائے عظیم کی طرح ہیں۔ اس فیجِ اعوج کے زمانہ میں بھی لیکن منعم علیہم کے جو دو گروہ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ اور ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ہیں ان کے مقابلہ میں یہ دریائے عظیم کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے یہ مثال دی ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمّت میں ایک ایک وقت میں سینکڑوں نبی ہوئے تھے جو موسیٰؑ کی شریعت کی تجدید کیا کرتے تھے اور اُمّتِ محمّدیہ کی شان اس سے بلند ہے اُمّتِ محمدیہ میں سینکڑوں کے مقابلہ میں ایک ایک وقت میں ہزاروں مجدّد دین ہوئے ہیں کہ جو تجدید دینِ احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا کرتے تھے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی تجدید کرنے والے تھے۔

منعم علیہم کے دو گروہوں کا جو مضمون ہے اس کے متعلق میں ایک اقتباس پڑھنا چاہتا ہوں۔ حضورؑ فرماتے ہیں:-

"اس جگہ ایک بات کسی قدر زیادہ تفصیل کے لائق ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے تمام مسلمانوں کو سورۃ فاتحہ میں یہ دعا سکھلائی ہے کہ وہ اس فریق کی راہ خدا تعالیٰ سے طلب کرتے رہیں جو

منعم علیہم کا فریق

ہے اور منعم علیہم کے کامل طور پر مصداق باعتبار کثرت کمیت اور صفائی کیفیّت اور نعمائے حضرت احدیت از روئے نصِ صریح قرآنی اور احادیث متواترہ حضرت مرسل یزدانی دو گروہ ہیں۔ ایک گروہ صحابہؓ اور دوسرا گروہ جماعتِ مسیح موعود کیونکہ یہ دونوں گروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کے تربیت یافتہ ہیں کسی اپنے اجتہاد کے محتاج نہیں۔ وجہ یہ کہ پہلے گروہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے جو خدا سے براہِ راست ہدایت پا کر وہی ہدایت نبوّت کی پاک توجہ کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے دل میں ڈالتے تھے اور ان کے لئے مربّی بے واسطہ تھے اور دوسرے گروہ میں مسیح موعود ہے جو خدا سے الہام پاتا اور

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوحانیت

سے فیض اُٹھاتا ہے لہذا اُس کی جماعت بھی اجتہادِ خشک کی محتاج نہیں ہے جیسا کہ آیت وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ سے سمجھا جاتا ہے اور درمیانی گروہ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیجِ اعوج کے نام سے موسوم کیا ہے اور جن کی نسبت فرمایا ہے لَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُمْ یعنی وہ لوگ مجھ میں سے نہیں ہیں اور نہ میں اُن میں سے ہوں۔ یہ گروہ حقیقی طور پر منعم علیہم نہیں ہیں اور اگرچہ زمانہ فیجِ اعوج میں بھی جماعت کثیر گمراہوں کے مقابل نیک اور اہل اللہ اور ہر صدی کے سر پر مجدّد بھی ہوتے رہے ہیں لیکن حسب منطوق آیت ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ خالص محمدی گروہ جو ہر ایک پلید ملونی اور آمیزش سے پاک اور توبہ نصوح سے غسل دئے ہوئے ایمان اور دقائق عرفان اور علم اور عمل اور تقویٰ کے لحاظ سے ایک کثیر التعداد جماعت ہے یہ اسلام میں صرف دو گروہ ہیں یعنی

گروہِ اوّلین و گروہِ آخرین

جو صحابہؓ اور مسیح موعود کی جماعت سے مراد ہے اور چونکہ حکم کثرت مقدار اور کمال صفائی انوار پر ہوتا ہے اس لئے اِس سورۃ میں اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے فقرہ سے مراد یہی دونوں گروہ ہیں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنی جماعت کے اور مسیح موعود مع اپنی جماعت کے۔ خلاصہ کلام یہ کہ خدا نے ابتداء سے اِس اُمّت میں دو گروہ ہی تجویز فرمائے ہیں اور انہی کی طرف سورۃ فاتحہ

لہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ یاد رکھنے کے لائق ہے اس لئے میں اِس حصّے کو دوبارہ پڑھ دیتا ہوں چنانچہ آپ نے یہ حصّہ دوبارہ پڑھ کر سنایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گے فقرہ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ میں اشارہ ہے (۱) ایک اولین جو جماعت نبوی ہے (۲) دوسرے آخرین جو جماعت مسیح موعود ہے اور افراد کاملہ جو درمیانی زمانہ میں ہیں جو فیج اعوج کے نام سے موسوم ہے جو بوجہ اپنی کمی مقدار اور کثرت اشرار و فجار و ہجوم افواج بد مذاہب و بد عقائد و بد اعمال شاذ و نادر کے حکم میں سمجھے گئے گو دوسرے فرقوں کی نسبت درمیانی زمانہ کے صلحائے امت محمدیہ بھی باوجود طوفان بدعات کے ایک دریائے عظیم کی طرح ہیں۔ بہرحال خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کا علم جس میں غلطی کو راہ نہیں یہی بتلاتا ہے کہ درمیانی زمانہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے بلکہ تمام خیر القرون کے زمانہ سے بعد میں ہے اور مسیح موعود کے زمانہ سے پہلے ہے یہ زمانہ

فیج اعوج کا زمانہ

ہے ...... لیکن مسیح موعود کا زمانہ جس سے مراد چودھویں صدی من اولہ الیٰ آخرہ ہے اور نیز کچھ اور حصہ زمانہ کا جو خیر القرون سے برابر اور فیج اعوج کے زمانہ سے بالاتر ہے۔ یہ ایک ایسا مبارک زمانہ ہے کہ فضل اور جود الٰہی نے مقدر کر رکھا ہے کہ یہ زمانہ پھر لوگوں کو صحابہ کے رنگ میں لائے گا ...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ۔ یعنی ابرار اخیار کے بڑے گروہ جن کے ساتھ بد مذاہب کی آمیزش نہیں وہ دو ہی ہیں۔ ایک پہلوں کی جماعت یعنی صحابہ کی جماعت جو زیر تربیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ دوسری پچھلوں کی جماعت جو بوجہ تربیت روحانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جیسا کہ آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ سے سمجھا جاتا ہے صحابہ کے رنگ میں ہیں۔ یہی دو جماعتیں اسلام میں حقیقی طور پر منعم علیہم ہیں اور خدائے تعالیٰ کا انعام ان پر ہے کہ ان کو انواع و اقسام کی غلطیوں اور بدعات سے نجات دی ہے اور ہر ایک قسم کے شرک سے ان کو پاک کیا ہے اور خالص اور روشن توحید ان کو عطا فرمائی ہے جس میں نہ دجال کو خدا بنایا جاتا ہے اور نہ ابن مریم کو خدائی صفات کا شریک ٹھہرایا جاتا ہے اور اپنے نشانوں سے اس جماعت کے ایمان کو قوی کیا ہے اور اپنے ہاتھ سے ان کو ایک پاک گروہ بنایا ہے۔ ان میں سے جو لوگ خدا کا الہام پانے والے اور خدا کے خاص جذبہ سے اس کی طرف کھینچے ہوئے ہیں نبیوں کے رنگ میں ہیں اور جو لوگ ان میں سے بذریعہ اپنے اعمال کے

صدق اور اخلاص دکھلانے والے

اور ذاتی محبت سے بغیر کسی غرض کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہیں وہ صدیقوں کے رنگ میں ہیں اور جو لوگ ان میں سے آخری نعمتوں کی امید پر دکھ اٹھانے والے اور جزا کے دن کا بچشم دل مشاہدہ کر کے جان کو ہتھیلی پر رکھنے والے ہیں وہ شہیدوں کے رنگ میں ہیں اور جو لوگ ان میں سے ہر ایک فساد سے باز رہنے والے ہیں، وہ صلحاء کے رنگ میں ہیں اور یہی سچے مسلمان کا مقصود بالذات ہے[1] کہ ان مقامات کو طلب کرے اور جب تک حاصل نہ ہوں تب تک طلب اور تلاش میں سست نہ ہو۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحات ۸۰ تا ۸۲ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحات ۲۲۴ تا ۲۲۸)

پس دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس طلب اور تلاش میں کامیاب کرے اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شیطانی وساوس سے آپ کو محفوظ رکھے۔

جس زمانہ کے متعلق اتنا زبردست وعدہ دیا گیا ہے کہ دریائے عظیم بھی اس کے مقابلہ میں اپنی کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے کوئی چیز نہیں اس میں یہ سوچنے لگ جانا کہ سو سال کے بعد ہی ایک مجدد آجائے گا اور باقی صدی ایسے ہی گذر جائے گی اس سے زیادہ بڑا شیطانی وسوسہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ یہ جماعت مسیح مہدی خدا سے بے حد پیار کرنے والے لوگ ہیں جو اپنی

عاجزی اور انکساری کی چادر

میں چھپے ہوئے ہیں۔ میرا مقام ایسا ہے کہ بہتوں کی بعض باتیں میرے سامنے آجاتی ہیں کسی وقت کوئی چٹھی آجاتی ہے۔ ایک شخص نے اپنی حالت ایسی بنائی ہوئی تھی کہ ایسے لگتا تھا جیسے اسے کسی کی پرواہ نہیں ہے اور وہ ۱۹۷۴ء کے فسادات میں شہید ہو گئے۔ ان کو شہادت کا درجہ ملا۔ انہوں نے وصیت کی ہوئی تھی۔ ان کے متعلق یہ پتہ لگا کہ یہ نہیں کہ وہ ساتھ کے ساتھ اپنی وصیت پوری کرتے تھے بلکہ چھ چھ مہینے، سال سال پہلے وہ وصیت کے چندے ادا کر دیتے تھے۔ اتنی مالی قربانی کرنے والے تھے اور دیکھنے والا سمجھتا تھا کہ بالکل لاابالی سا آدمی ہے جس کو کوئی پرواہ نہیں۔ اس زمانے کے متعلق کہا گیا تھا کہ بچے بھی نبوت کریں گے یعنی اللہ تعالیٰ ایسا فضل کرے گا کہ وہ صحابہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو دوسرے گروہ صحابہ سے تعلق رکھنے والے ہیں جو وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ سے تعلق رکھنے والے ہیں ان کے بچوں کو بھی سچی خوابیں دکھائی جائیں گی اور سچی باتیں بتائی جائیں گی۔ سال ۱۹۷۴ء جماعت کے لئے ایک ابتلاء اور ایک امتحان تھا۔ میں قریباً روزانہ ہی سینکڑوں آدمیوں سے ملاقات کرتا تھا ان سے باتیں کرتا تھا ان کی دلجوئی کرتا تھا ان کو ان کا مقام بتاتا تھا ان کے سامنے مسئلے رکھتا تھا اور ان کے سامنے

خدا تعالیٰ کے انعامات

اور فضل اور رحمتیں جو جماعت پر بارش کی طرح نازل ہو رہی ہیں بیان کرتا تھا۔ ان میں بچے بھی آتے تھے۔ بسا اوقات، میرا خیال ہے کہ بیسیوں دفعہ، میں نے یہ بتایا کہ اس زمانے کے متعلق یہ کہا گیا ہے خدا تعالیٰ بڑا فضل کر رہا ہے۔ میں نے بچوں کی طرف اشارہ کر کے پوچھا کہ تم میں سے کوئی ہے کہ جس کو خدا تعالیٰ نے وقت سے پہلے سچی باتیں بتائی ہوں۔ تو کئی بچے کھڑے ہو جاتے تھے کہ ہم نے یہ دیکھا۔ آٹھ دس سال کا بچہ سورۃ الرحمٰن کی تفسیر تو نہیں بتائے گا ابھی تو اس کی ناظرہ پڑھنے والی عمر ہے لیکن غیب کی خبر خواہ چھوٹی ہو یا بڑی وہ علام الغیوب ہی کی طرف سے آتی ہے اس کو جاننا انسان کا کام نہیں۔ ہمیں تو ایک پل کی خبر نہیں کہ ایک پل کے بعد کیا ہونے والا ہے۔ چنانچہ ان میں سے کوئی کھڑے ہو کر کہتا تھا کہ مجھے خواب میں بتایا گیا ہے کہ ہماری بھینس "کٹی دے گی" اور کٹی پیدا ہو گئی۔ اب اس کے لئے تو اپنی عمر کے لحاظ سے یہ بڑی مزے کی بات ہے۔ کہاں ہیں ایسی خوابیں دیکھنے والے اس جماعت سے باہر اور اس کثرت سے۔ اکثر لوگ خوابیں دیکھتے ہیں مگر بکھتے نہیں۔ لیکن اس زمانہ میں جو کہ ابتلاء کا زمانہ تھا جماعت احمدیہ کے افراد نے

[1] میرا مقصد اس وقت یہ تھا کہ میں پہلے یہ سارا حوالہ پڑھ کر اور یہاں پہنچ کر اس کی طرف آپ کو توجہ دلاؤں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے ہزارہا خوابوں اور

کشوف اور الہامات

کی اطلاع دی اور میرے خیال میں شاید اطلاع دینے والے ایک فیصد بھی نہ ہوں۔ کئی اُس زمانے کی خوابیں مجھے اب لکھ دیتے ہیں کہ ہم نے فلاں وقت یہ خواب دیکھی تھی کسی نے چھ مہینے پہلے کی کوئی سال پہلے کی کوئی چار سال پہلے کی خواب لکھ دیتے ہیں کہ اس وقت ہمیں یہ بتایا گیا تھا لیکن خدا کے عاجز بندوں نے عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے عاجزانہ زندگی اختیار کی ہوئی ہے۔

لیکن یہ یاد رکھیں کہ ہر بشارت جتنی عظیم ہو اتنی ہی عظیم ذمہ داری بھی ڈالتی ہے۔ یہ بشارت جو صحابۂ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اور اُن صحابہ کے متعلق ہے جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لاکر ع

صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

کے مصداق ہیں یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک زبردست بشارت دی گئی ہے اور یہ اجتماعی بشارت ہے۔ یہ زید اور بکر کے متعلق نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسی اجتماعی بشارت ہے جو ہر فردِ واحد پر بھی ذمہ داری ڈالتی ہے کہ میں اس گروہ میں شامل ہو جاؤں جس کے متعلق یہ اجتماعی بشارت دی گئی ہے۔ پس ہمارے بچوں، ہمارے بڑوں ہماری عورتوں اور ہمارے مردوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو

قرآنِ عظیم کی تعلیم

کے مطابق ڈھالیں۔ اور خدا تعالیٰ نے جو دنیا کو کہا تھا کہ تم دیکھنا کہ میں مہدی کو کیسی جماعت دیتا ہوں ہم اپنی غفلتوں اور کوتاہیوں اور کمزوریوں اور گناہوں کے نتیجہ میں اس جماعت کو بدنام کرنے والے نہ ہوں۔ خدا تعالیٰ کا ہمارے ساتھ جو سلوک ہے میں حیران ہوتا ہوں کہ بعض پڑھے لکھوں کو سمجھ نہیں آتی لیکن دیہاتی اَن پڑھ لوگوں کی زبان سے یہ نکلتا ہے کہ ہم نے خدا کے اتنے نشان دیکھے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کا شکر نہیں ادا کر سکتے اور یہ بات سچی بھی ہے خدا تعالیٰ کا پورا شکر کون ادا کر سکتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہنے کی کوشش ہی ہے نا لیکن شکر کا اور حمد کا حق کون ادا کر سکتا ہے۔ جب بارش کے قطروں سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل نازل ہو رہے ہوں تو اس تیزی کے ساتھ ہم تو نہیں کر سکتے۔ ہم خدا کے عاجز بندے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ارشاد فرمایا ہے۔ میں اسے پھر پڑھتا ہوں:۔

"اور یہی سچے مسلمان کا مقصود بالذّات ہے کہ ان مقامات کو طلب کرے اور جب تک حاصل نہ ہوں تب تک طلب اور تلاش میں سُست نہ ہو"

اب رمضان کا مہینہ ہے۔ عبادات کا مہینہ! ہر طرف سے ایک روحانی دباؤ ہے خدا تعالیٰ کی یاد زیادہ کی جاتی ہے اس کا ذکر زیادہ کیا جاتا ہے

قرآن کریم کی تلاوت

زیادہ کی جاتی ہے اور بہت سی نیکیاں ہیں جو انسان اس کی راہ میں کرتا ہے لیکن رمضان تو آج یا کل ختم ہو جائے گا اور خدا تعالیٰ سب کو لمبی

عمریں عطا کرے، آپ کی زندگیاں تو آج یا کل ختم نہیں ہو جائیں گی۔ پس آپ کو تو ہر وقت ہر آن خدا تعالیٰ کے فضلوں کی ضرورت ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے آپ کو یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ کہ صحابۂ مہدی معہود کا جو گروہ ہے جو جماعت ہے وہ اپنی کثرتِ کمیت اور صفاتی کیفیت کے لحاظ سے صحابہ کے رنگ میں ہے اور امت کے تمام دوسرے گروہوں میں سے برتر اور اعلیٰ ہے یہ اس کی اجتماعی شکل ہے لیکن انفرادی کوشش کے لحاظ سے ہر فرد پر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ صالح بنے شہید بنے صدیق بنے اور نبیوں کا رنگ اپنے اوپر چڑھائے نبوت تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی اور اُمتی نبی کی ہمیں ایک کے متعلق ہی خبر دی گئی تھی۔ ہمیں غیب کا علم نہیں اور نہ ہمیں غیب کے اندھیروں میں گروپ (grope) کرنے کی اور تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ آخری زمانہ ہے اور یہ اس آدم کی نسل کا آخری ہزار سال ہے اس کے بعد اس نسل پر قیامت آجائے گی اور یہ

آخری ہزار سال

خدا اور اس کے مسیح کا ہے۔ اور نیکی کا اور تقویٰ کا اور ہدایت کا ہے۔ اور اب کوئی مسیح نہیں جو اس جگہ قدم رکھے۔ دوسری جگہ آپ نے فرمایا ہے کہ میں امام الزمان ہوں اور اب نہ کوئی امام ہے اور نہ کوئی مسیح سوائے اس کے جو میرے لئے بطور ظلّ کے ہو۔ ظلّی طور پر ایک تو سلسلہ خلافت ہے۔ یہ ایک لمبا مضمون ہے جس کی میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اقتباس سے ابتداء کر دی ہے۔ یہ میں نے اسی مضمون کی تمہید شروع کی ہے۔ وعدہ یہ دیا گیا ہے کہ قیامت تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق ارادت رکھنے والے ایسا گروہ بن جائیں گے اور اس گروہ میں شامل ہوتے چلے جائیں گے جو صحابہ کا گروہ تھا (گو مرورِ زمانہ کے ساتھ کوئی نکلے گا اور کوئی داخل ہوگا) اور سچے طور پر صحیح طور پر حقیقی معنی کے لحاظ سے منعم علیہم کے دو ہی گروہ ہیں۔ ایک وہ گروہ ہے جس کی طرف آپ خود کو منسوب کرنے والے ہیں۔ اگر آپ سچے احمدی ہیں اور حقیقی ایمان لائے ہیں اور ایک وہ گروہ تھا جنہوں نے اپنے خون سے جنہوں نے اپنی قربانیوں سے جنہوں نے اپنی خدمت انسانیت سے جنہوں نے علم کا نور ساری دنیا میں پھیلا کر جنہوں نے اپنے بھائیوں کے ہر دکھ میں شریک ہو کر اور ہر

سُکھ کے سامان پیدا کرنے کی کوشش

کر کے ایک ایسا نمونہ دنیا کے سامنے رکھا کہ انسانی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ یہ مبالغہ نہیں یا تعصب نہیں انسانی تاریخ اس کی مثال نہیں پیش کر سکتی۔ لیکن وہ مثال آپ نے پیش کرنی ہے۔ اس لئے ہر فرد کو اور خصوصاً

نوجوانوں کو توجّہ کرنی چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ بڑوں سے تو کچھ تربیت حاصل کی کچھ کمزور ہیں اور کچھ نسبتاً زیادہ تربیت یافتہ ہیں لیکن یہ کام یہاں ختم نہیں ہو گیا کام کا سلسلہ تو قیامت تک چلتا ہے اور آپؑ نے فرمایا ہے کہ یہ ایک ہزار سال تک ممتد ہے۔ پس ہزار سال تک نسلاً بعد نسلٍ ہر احمدی کو جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوتا ہے یہ کوشش کرنی ہے کہ وہ اس گروہ میں شامل ہو، وہ درجہ بدرجہ ترقی کرے اور حسبِ استطاعت اپنے مقام کو پا لے۔ یہ درست ہے کہ بعض صالح کے مقام پر ٹھہر جاتے ہیں، بعض اس سے اوپر اُٹھتے ہیں اور پھر وہاں ٹھہر جاتے ہیں اور کچھ اس سے اوپر جاتے ہیں اور وہاں ٹھہر جاتے ہیں۔ وہ ایک علیحدہ مسئلہ ہے لیکن ہم نے اپنی استعداد کے کمال تک پہنچ کر دنیا کے لئے، نوعِ انسانی کے لئے ایک ہزار سال کے زمانہ کے لئے ایک مثال بننا ہے اور یہ انسان کا اپنا کام نہیں یہ تو

دُعا کے نتیجہ میں

ہو سکتا ہے۔ پس دعائیں کریں۔ رمضان گزر گیا لیکن دعاؤں کا وقت تو نہیں ختم ہو گیا۔ خدا نے کب یہ کہا ہے کہ رمضان کے بعد اگر تم میرے حضور عاجزانہ دعاؤں کے لئے ہاتھ بڑھاؤ گے تو میں قبول نہیں کروں گا۔ کہیں آپ نے یہ دیکھا ہے؟ خدا نے تو بغیر شرط کے یہ کہا ہے، نہ دن کی شرط لگائی، نہ مہینے کی شرط لگائی، نہ رات کی شرط لگائی نہ صبح کی شرط لگائی اور نہ شام کی شرط لگائی اور اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (المومن آیت ۶۱) کا اعلان کر دیا کہ مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا۔ اور کُلَّ مَا سَاَلْتُمُوْہُ کہہ دیا۔ میں نے اس پر ایک خطبہ بھی دیا ہے لیکن میں اس کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔ غرض تمہاری فطرت کے جو تقاضے تھے ان کو پورا کیا اور جن مادی اور دوسرے سامانوں کی ضرورت تھی وہ تمہیں دے دیئے۔ تمہیں اپنی روحانیت کے لئے مجاہدہ کرنا ہے اگر مجاہدہ شرائط کے ساتھ ہے اگر نماز شرائط کے ساتھ پڑھی جاتی ہے، اگر روزے شرائط کے ساتھ رکھے جاتے ہیں، اگر زکوٰۃ شرائط کے ساتھ دی جاتی ہے، اگر حج شرائط کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے، اگر ایمان اپنی پوری شرائط کے ساتھ ہے، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دل کے اندر ہے باقی سب کچھ اس میں آجاتا ہے تو دَخَلَ الْجَنَّۃَ جنّت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ مگر صرف دروازہ نہیں کھولا، وہ تو صرف فرائض کے ساتھ کھل جاتا ہے بلکہ کہا کہ نوافل میں ایک دوسرے سے سبقت لیتے جاؤ۔ خدا تعالیٰ

ایک حسین معاشرہ

پیدا کرنا چاہتا ہے۔ پہلے زمانہ میں اس نے پیدا کیا ہے اس زمانہ میں بھی پیدا کرنا چاہتا ہے۔

دنیا بھٹک گئی ہے۔ جن کے حقوق ہیں ان کو پتہ نہیں کہ ہمارے کیا حقوق ہیں۔ آپ نے ان کو ان کے حقوق بتانے بھی ہیں اور حقوق دینے بھی ہیں اور دلانے بھی ہیں۔ بڑی ذمہ داری ہے آپ پر۔ ایک زمیندار چلچلاتی دھوپ میں سارا دن کھیتوں میں جا کر کام کرتا ہے اور شام کو وہ گھر آ کر لیٹتا ہے تو اس کو پانی کا ایک گلاس یا لسّی مل جاتی ہے۔ اگر وہ مسلمان ہے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کر کے اس کو پیتا ہے اور اس کو غریبانہ سا کھانا ملتا ہے۔ یہ ساری محنت وہ خوشی سے کرتا ہے اور اس کو تسکینِ قلب حاصل ہوتی ہے کہ میں اور میرے بچے بھوکے نہیں رہیں گے۔ عزّت کی روٹی انہیں مل جائیگی خواہ وہ کتنی غریبانہ ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن ہمیں تو خدا تعالیٰ نے غریبانہ روٹی کا وعدہ نہیں دیا بلکہ جنّتوں کا وعدہ دیا ہے، اس دنیا میں بھی اور اُخروی زندگی میں بھی۔ اور جنّت بھی وہ کہ جو تم مانگو گے وہ تمہیں مل جائے گا۔ بڑی عظیم بشارتیں ہیں اور بڑے عظیم وعدے ہیں جو بڑے

عظیم مجاہدات کا مطالبہ

کرتے ہیں، بڑی عظیم قربانیاں چاہتے ہیں۔ دروازے کھلے ہیں آگے بڑھ کر ان کے اندر داخل ہو جاؤ۔

خدا تعالیٰ جو جماعت پیدا کرنا چاہتا ہے، جس رنگ کی جماعت پیدا کرنا چاہتا ہے، صحابہؓ کا جو نمونہ پیدا کرنا چاہتا ہے اگر ویسا نمونہ نہیں دکھاؤ گے تو ایک اور قوم آجائے گی۔ خدا نے جو اعلان کیا ہے وہ تو بہرحال پورا ہوگا۔ اسی واسطے میں نے کہا تھا کہ یہ اجتماعی وعدہ ہے انفرادی وعدہ نہیں ہے۔ افراد تو ٹوٹ بھی جاتے ہیں، تھک جاتے ہیں، درماندہ ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جن کے پاؤں کمزور ہیں، لاتیں کمزور ہیں وہ میرے ساتھ نہ چلیں میں تو بہت تیز چلنے والا ہوں لیکن اکثر خدا تعالیٰ کے انعام کو حاصل کرتے ہیں اور تکلیف کے زمانہ میں اس سے تسلّی پاتے ہیں۔ وہ قوم جو ۱۹۷۴ء کی تکالیف کے زمانہ میں مسکراتے ہوئے دن گزار گئی اس میں ایک عظیم نشان ہے اگر کوئی آنکھ دیکھنے والی ہو۔ اور

سوچنے والوں نے سوچا

مجھے بڑے بڑے سیاستدانوں کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے آپس میں باتیں کیں کہ یہ کیا ہو گیا اور یہ کس مٹی کی بنی ہوئی جماعت ہے۔ ان کو اتنے دُکھ پہنچائے گئے لیکن ان کے چہروں کی مسکراہٹیں نہیں چھینی گئیں۔ یہ درست ہے لیکن اس سے بھی آگے بڑھنا ہے۔ ہر مقام کے بعد ایک دوسرا مقام ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے تو غیر محدود جلوے ظاہر ہوتے ہیں اور اس نے ہمارے لئے غیر محدود ترقیات کے دروازے کھولے ہیں۔ کسی جگہ ٹھہرنا نہیں۔ جہاں ٹھہرے وہاں مارے گئے۔ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آگے بڑھنے کی توفیق عطا کرے۔ دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ جماعتِ مسیح موعود کے ہر فرد کو واقعہ میں اور سچّے طور پر اور حقیقی معنی میں صحابہؓ جیسا بنا دے اور خدا تعالیٰ نے جو بشارتیں دی ہیں، جو وعدے دیئے ہیں ہماری غفلتوں کے نتیجہ میں وہ کسی اَور کی زندگی میں پورے نہ ہوں بلکہ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کے انعامات کو حاصل کرنیوالے ہوں۔

اب ہم دعا کریں گے۔ بہت سی دعائیں ہیں۔ اپنے لئے دعا ہے وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ۔ بھلا حق دراصل وہیں سے شروع ہوتا ہے کیونکہ اپنی اصلاح ہو جائے تو پھر انسان ماحول کی بھی اصلاح کر سکتا ہے۔ پھر ساری دنیا میں جماعت پھیل چکی ہے۔ اس وقت ساری دنیا میں احمدی تکلیف میں بھی ہیں۔ کسی کا بچہ بیمار ہوگا، کسی کی بیوی ہسپتال میں پڑی ہوگی اور کسی کے گھر میں خوشی ہو رہی ہوگی۔ خوشی اور غم اس زندگی کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ آپ کو تو علم نہیں اور مجھے بھی زیادہ علم نہیں لیکن دوست مجھے فرداً فرداً خط لکھتے ہیں اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دیتا ہے

کریں ان کے غم میں بھی شریک ہوں اور ان کی خوشیوں میں بھی شریک ہوں۔ ان کے لئے بھی دعائیں کریں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو مبعوث کیا گیا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو یہ عظیم فرزند روحانی دیا گیا یہ اس لئے دیا گیا کہ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ (الصف آیت: ۱۰) وہ نوع انسانی کو امت واحدہ بنائے۔ نوعِ انسانی کو امتِ واحدہ بنانے کا کام مہدیؑ کے سپرد کیا گیا ہے۔ پس اس کے لئے ہمارے دلوں میں ایک تڑپ ہونی چاہیئے۔ حیرت یا تمسخر یا استہزاء یا غصہ نہیں ہونا چاہیئے کہ (مثلاً) امریکہ اتنی برائیوں اور بد اخلاقیوں میں پڑا ہوا ہے بلکہ ہمیں رحم آنا چاہیئے۔ ہمارے دل میں ایک تڑپ ہونی چاہیئے۔ ایک لگن پیدا ہونی چاہیئے کہ اتنی عظیم نعمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے نوع انسانی کی طرف مبعوث کی تھی اور یہ لوگ اس سے واقف نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی

ہدایت کے سامان

پیدا کرے۔ دنیا میں خود انسان کے ہاتھوں نے فتنہ اور فساد پیدا کر دیا ہے اور انسانوں کے لئے دکھ کے سامان پیدا کر دیئے ہیں اللہ تعالیٰ اس فتنہ اور فساد کو دور کرے اور دکھ کے سامان سکھ کے سامانوں میں بدل جائیں۔ اور جس غرض کے لئے جو چیز پیدا کی گئی ہے وہ اس غرض کو پورا کرنے والی ہو، انسان کا ہاتھ خدا تعالیٰ کی مخلوق کے غلط استعمال کے نتیجہ میں اسے انسان کی تباہی اور انسان کو تکلیف دینے کا باعث نہ بنا دے۔

پھر ہمارے مبلغ ہیں ان کے لئے دعائیں کریں۔ مبلغ بھی اب دو قسم کے ہو گئے ہیں افریقہ میں وہیں کے رہنے والے افریقن مبلغ ہیں۔ بڑا عجیب کام کرنے والے اور بڑی قربانیاں دینے والے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو یہاں مرکز میں کبھی نہیں آئے اور ایسے بھی ہیں جو یہاں سے پڑھ کر گئے ہیں اور ان پر اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا ہے۔ انہوں نے بڑی فراست کے ساتھ اپنی قوم کو سنبھالا ہوا ہے مثلاً عبدالوہاب بن آدم ہے۔ اس کے لئے یہ دعا کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ شیطان کے ہر وار سے اس کو محفوظ رکھے اور اس کے نفس میں کبھی کوئی خرابی نہ پیدا ہو اور وہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرتا رہے۔ بڑی محنت کے ساتھ اور لگن کے ساتھ اور قربانی کے ساتھ اور فراست کے ساتھ اس نے اپنی قوم کو یعنی غانینز (GHAN-IANS) کو خواہ وہ احمدی ہیں یا نہیں سنبھالا ہوا ہے وہاں

جماعت بڑی ترقی کر رہی ہے

مساجد بن رہی ہیں کچھ سکول "نصرت جہاں" کے تحت بنے تھے اس کے علاوہ بھی مدرسے بنے ہیں۔ نیز اور بہت سے کام ہوئے ہیں کتابیں شائع ہوئی ہیں قرآن کریم کا ترجمہ انہوں نے خود چھپوایا ہے۔ غالباً تیار ہو گیا ہو گا یا عنقریب ہو جائے گا۔ افسروں کو بے دھڑک تبلیغ کرنے والا ہے اور بھی مبلغ ہیں یہ تو میں نے مثال دی ہے۔ پس یہ صرف آپ ہی نہیں ہیں کہ جو خدا تعالیٰ سے غیر ممالک میں جا کر تبلیغ کرنے کی توفیق پاتے ہیں۔ عبدالوہاب بن آدم کو انگلستان میں تبلیغ کرنے کی توفیق

رل گئی اور ہمارا تو کام یہ ہے کہ ہم نے نوعِ انسانی کو امتِ واحدہ بنانا ہے خدا نے انسان انسان میں کوئی فرق نہیں کیا نہ ہم کرتے ہیں۔ دماغ کے کسی گوشے میں بھی کبھی کوئی فرق نہیں آیا اور اسی چیز کی انسان کو ضرورت ہے۔

میری ذات سے تعلق رکھنے والی ایک بات ہے لیکن میں کوئی ذاتی چیز تو نہیں بتا رہا تھا امریکہ میں ایک جگہ ایک ریسپشن کے موقع پر میں اسلامی تعلیم بتا رہا تھا کہ اس طرح اسلام نے نوع انسانی سے پیار کیا ہے کہ کوئی ہو عیسائی ہو یا دہریہ ہو اسلام نے ان سب کے حقوق قائم کئے ہیں اور ان کے حقوق کی حفاظت کی ہے۔ پندرہ بیس منٹ تک میں اس گروپ کے ساتھ باتیں کرتا رہا۔ بعد میں باہر جا کر وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ اتنی حسین تعلیم ہے اور اتنا پیار ہے اس شخص کے دل میں (انسانیت کا پیار) میرے دل میں خود ہی تو نہیں اُگ آیا وہ تو اسلام کی برکت ہے اور

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت

ہے جس نے ہمارے دل میں انسان کا شرف اور اس کی عزت اور اس کا پیار پیدا کیا۔ لیکن وہ لوگ تو اپنی نگاہ سے دیکھتے ہیں چنانچہ وہ اپنی نگاہ سے دیکھ کر میرے متعلق کہنے لگا) کہ جو شخص اس سے دشمنی رکھے وہ تو لعنتی ہوگا۔ حالانکہ وہ باتیں کرنے والے خود عیسائی تھے۔ میں تو خدا تعالیٰ کے حضور اور جھک گیا۔ میں تو بڑا ہی عاجز بندہ ہوں، جو چیز اثر کرتی ہے وہ تو خدا کا کلام ہے اور وہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت ہے لیکن ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم یہ باتیں ان تک پہنچائیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ ان کے دل اور ان کے دماغ اسلامی تعلیم کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ شروع میں صرف theorotically (تھیوریٹیکلی) یعنی اعتقاداً وہ تیار ہو جائیں گے۔ عملاً چھوڑنا اور اپنے گند سے باہر نکلنا بہادری کا کام ہے بہت بہادر ہے وہ شخص جو گند کو چھوڑ کر دلیری کے ساتھ نیکی کی راہ پر آ جاتا ہے اور دنیا کی بالکل پرواہ نہیں کرتا۔ وہ اس گند میں سے نکل رہے ہیں۔ اب ہزاروں کی تعداد میں امریکہ میں احمدی ہو چکے ہیں۔ ایک خط آیا تھا کہ اب وہاں یہ طریق بن گیا ہے کہ عورت کا احمدی مسلمان ہونا اور پاکستان والا برقع سلوانا یہ دونوں کام ایک ہی وقت میں شروع ہوتے ہیں یعنی ادھر وہ بیعت کرتی ہے اور ادھر کپڑا خرید کر برقع سلانے کا آرڈر دے دیتی ہے۔ اس گندے ماحول میں وہ پردہ شروع کر دیتی ہے اور یہ خدا کی شان ہے کہ

امریکہ جیسے امیر ملک میں

اور اپنی دنیا میں مست ملک میں اور اپنی بد اعمالیوں میں کھوئے ہوئے ملک میں کہ جن کو اپنی کوئی ہوش ہی نہیں ہے وہاں اس قسم کے دل اور اس قسم کے دماغ اور اس قسم کی عقلیں پیدا ہو رہی ہیں اور اس قسم کی روحیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو رہی ہیں۔ پھر ہماری کتنی ذمہ داری ہے جو کہ مرکز کے رہنے والے ہیں۔ مرکز یعنی ربوہ کے رہنے والے اور مرکز یعنی پاکستان کے رہنے والے۔ یہ ہمارا ملک ہے جہاں ہماری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت کا مرکز ہے۔ پس ہماری بڑی ذمہ داریاں ہیں۔ خدا نے کہا ہے کہ میں تم میں ایک ایک وقت میں لاکھوں مجدد بنا دوں گا۔ اب کیا تم ایک صدی کے بعد محض ایک مجدد کی تلاش کرو گے؟ اور اس کی ساری نعمتوں کو ٹھکرا دو گے؟

ہمارے بعض مبلغ بڑی تکلیف اُٹھاتے ہیں۔ ہم ان کو بڑے تھوڑے گزارے دیتے ہیں۔ آپ حیران ہوں گے کہ ہمارا ایک مبلّغ یورپ کے ایک مُلک میں پڑھ رہا ہے۔ اُس نے لکھا ہے کہ چھٹیوں میں میرا کالج کا ہوسٹل بند تھا اور جتنا ہم اس کو گزارہ دیتے ہیں اس نے لکھا ہے کہ اس کا قریباً ساٹھ ستّر فیصد میں ایک کمرے کا کرایہ دے رہا ہوں جس میں مَیں رہ رہا ہوں۔ مہینے کے کُل گزارے کا ۶۰۔۷۰ فیصد تو وہ کھائے گا اور پیئے گا کہاں سے۔ غرض وہ بڑی تنگی ترشی میں گزارہ کرتے ہیں۔

بڑی قربانی دینے والے

ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول کرے اور ان کا بھی اور ہم سب کا بھی خاتمہ بالخیر کرے۔ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ (البقرہ آیت ۱۳۳) پس ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

پھر بہت سے مسلمان علاقے ہیں جو بڑی سخت تنگی میں وقت گزار رہے ہیں (مجھے نام لے کر ان کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں) ان کے لئے دعائیں کریں۔ اور یہ دعائیں کریں کہ اے خدا تُو نے وعدہ کیا ہوُا ہے کہ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والا ہے تو اس کی مدد کو آئے گا۔ ایمان کے بہت بڑے بڑے وعدوں کے علاوہ ایک چھوٹا سا وعدہ یہ بھی ہے۔ ہمارے دل میں اس نے پیار ڈال دیا ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے کہا کہ کسی جگہ ایک غیر احمدی کا جنازہ تھا اور سوائے احمدیوں کے اور کوئی نماز پڑھنے والا نہیں تھا کہنے لگا کہ اس کے متعلق آپ کا کیا فتویٰ ہے؟ بعد میں وہ احمدی ہو گیا، مَیں نے اس کو یہ جواب دیا کہ ہمارے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قدر پیار پیدا کیا ہے کہ ہم کسی ایسے شخص کو جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والا ہے لاوارث نہیں دیکھ سکتے اس واسطے ایسے وقت میں

احمدی کا فرض ہے

کہ وہ اس کا جنازہ پڑھے۔ یہ نہیں ہے کہ لوگ ہنسی ٹھٹھا کریں کہ مسلمان کھڑے تماشا دیکھ رہے ہیں اور اس کا جنازہ اُٹھانے والا کوئی نہیں۔ جو شخص محمدّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والا ہے وہ بےکس اور بے سہارا نہیں ہے۔ غرض بہت سے علاقے ایسے ہیں کہ جہاں مسلمان موجود ہیں لیکن وہ زبان سے اظہار بھی نہیں کر سکتے اور ان میں سے کچھ نئی نسلیں اسلام کو بھول بھی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر فضل کرے اور ان کو اپنی رحمتوں سے نوازے۔

پھر ہمارے بچے ہیں، آئندہ آنیوالی نسلیں ہیں ان کے لئے دعائیں کریں کیونکہ کام صرف ہم تک ہی محدود نہیں۔ پتہ نہیں ہزار سال میں کتنی نسلیں آنی ہیں۔ ابھی تو ۸۶۔۸۷ سال گزرے ہیں اور باقی ۹۱۳-۱۴ سال باقی ہیں اس جدّوجہد کے۔ اور نوعِ انسانی کو چوٹی تک لیکر جانا ہے۔ پھر وہاں قائم رکھنے کے لئے بھی جدّوجہد کرنی پڑے گی۔ یہ نہیں کہ وہاں پہنچ گئے اور کام ختم ہو گیا۔ تنزّل شروع ہی وہاں سے ہوتا ہے جب آدمی چوٹی پر پہنچ جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اب کچھ کرنے کی ضرورت نہیں جہاں تک مَیں نے پہنچنا تھا پہنچ گیا۔ تب اس کا اگلا قدم تنزّل کی طرف ہے لیکن اگر انسان کا دماغ اِس حقیقت کو پہچاننے والا ہو کہ چوٹی تک پہنچنے کے بعد چوٹی پر کھڑا رہنے کے لئے بھی

ایک جہاد کی ضرورت ہے

تو پھر تنزّل نہیں آیا کرتا۔ ہمیں جو وعدہ دیا گیا ہے، ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ نے جو منصوبہ رکھا ہے وہ یہ ہے کہ نوعِ انسانی کو چوٹی تک پہنچا کر پھر ایک ہزار سال تک اسے اس مقام پر کھڑے رکھنا ہے، جو کہ ہمارے آدم کی باقی عمر رہ گئی ہے۔ اس لئے ان نسلوں کے لئے دعائیں کریں۔

اپنے لئے بہت دعا کریں۔ اپنی ذات کے لئے، اپنے گھر کے لئے اپنے ماحول کے لئے، اپنے دوستوں کے لئے، اپنے رشتہ داروں کے لئے دعائیں کریں۔ اپنے ہمسایوں کے لئے دعائیں کریں، ہمسایوں کے بھی بڑے حقوق ہیں۔ یہ سارے جو ہمارے اردگرد رہتے ہیں یہ ہمارے ہمسائے ہیں۔ لوگ ان کو ”جانگلی“ کہتے ہیں ہم ان کو انسان کہتے ہیں۔ ان انسانوں کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جانگلی سے متمدّن انسان بنائے، پھر بااخلاق انسان بنائے اور پھر باخدا انسان بنائے۔ اسلام نے جو درجہ بدرجہ ترقیات انسان کے لئے مقدر کر رکھی ہیں اس کے مطابق درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے ارفع مقامات کی طرف ان کی حرکت ہمیشہ قائم رہے۔ انکے لئے دعائیں کریں وہ بھی آپ کی دعاؤں کے محتاج ہیں۔

ہمارا ملک دُعا کا محتاج ہے

بڑی پریشانیوں کے دن ہیں۔ سوچ کر بڑی پریشانی اُٹھانی پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے اور ملک کے استحکام کے سامان پیدا کرے اور ملک میں عدل اور انصاف کے قیام کے سامان پیدا کرے اور ملک میں پیار اور محبت کی فضا پیدا کرے اور ملک کی ترقیات کے سامان پیدا کرے اور ہر پاکستانی باشندے کو محمدّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حقیقی معنیٰ میں اور سچّے طور پر قربانیاں دینے کی توفیق عطا کرے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم کرے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی چادر میں ہمیں لپیٹ لے۔ ہم سے مغفرت کا سلوک کرے۔ ہمیں معاف کر دے۔ ہم بڑے گناہگار اور عاجز بندے ہیں۔ آؤ دعا کر لیں۔

(اسکے بعد حضور نے ہاتھ اُٹھا کر ایک لمبی اور پُرسوز اجتماعی دعا کرائی)

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۲۰ بیس روپے — نورِ نظر اولادِ نرینہ کے لئے کورس ۳۵ پینتیس روپے — خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ فون نمبر ۵۳۸

ماہنامہ
خالد
ربوہ

ماہنامہ "خالد" نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے۔ اس بلند پایہ مجلہ میں مجلسی سرگرمیوں کے ساتھ نوجوانوں کے مناسبِ حال نہایت عمدہ علمی و تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب کے لئے بھی "خالد" کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہوگا۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے۔

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

سٹیشنری سکول و کالج کی کتب
بازار سے بارعایت خرید فرمائیں!
نیز
سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جملہ کتب
دستیاب ہیں
چوہدری مہر دین اینڈ سنز
مسجد اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

خوشخبری

احمدی بھائیو! خدا تعالیٰ کے فضلوں، احمدیت کی برکتوں اور آپ کے تعاون سے

نیو پاک جیولرز (فون نمبر ۴۱۰۹۷۴)

۱۲۔ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ۔ لاہور

شب و روز آپ کی خدمت میں مشغول ہے۔ اس خدمت کو مزید آگے بڑھانے کے لئے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیو پاک جیولرز کی ایک اور شاخ

۱۱۱۔ فیروز پور روڈ (نزد گلیکسی سینما) لاہور

کا بہت جلد افتتاح ہو رہا ہے۔

انتظار فرمائیے!

بلرو پرائٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

کپڑے کی مشہور دوکان
الفردوس
۸۵۔ بی انار کلی۔ لاہور
الفردوس شال مرچنٹ

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں۔ زنانہ و مردانہ دھسے اور گرم مردانہ تھوک و پرچون داموں پر دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ قمیضیں شلواریں، سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔

الفردوس شال مرچنٹ
۸۵۔ انار کلی۔ لاہور

الفضل میں اشتہار دینا کلیدِ کامیابی ہے۔ (مینیجر الفضل)

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں اور پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں

میاں بھائی آٹو سٹور
۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور
فون سیل ڈپو ۳۱۱۴۶۳

ہر قسم کا سامانِ سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر
تشریف لائیے!

فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ ٭ رہائش ۶۲۹۳۰ ٭ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۴۱۰۷۰۰

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
فون نمبر ۵۲۶۲۳

اچھی صحت راز ہے زندگی کا!
مطب
اپنی طبی ضروریات اور مخلصانہ مشورہ کیلئے تشریف لائیں۔
باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر دوا اور مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔
حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اول
المنار دواخانہ۔ گولبازار۔ ربوہ

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
ہاضمون
پیٹ کی تمام بیماریوں کے لئے اکسیر اعظم
نصرت دواخانہ ہاضمون رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر:۔ ۶۲۶۱۸
کو ہمیشہ یاد رکھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلانِ نکاح

عزیزہ امۃ العزیز صاحبہ بنت ڈاکٹر رفیق احمد صاحب مرحوم آف بورے والہ کا نکاح پندرہ ہزار روپے حق مہر پر عزیزم وقار احمد خان ولد سجاد احمد خان صاحب مرحوم کے ساتھ قرار پایا۔

اس نکاح کا اعلان ۷۷-۱۰-۱۴ بروز جمعہ مکرم مولوی ناصر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ احمدیہ مقیم گل گشت کالونی ملتان نے کیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ کرے۔

(برکت اللہ محمود۔ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان)

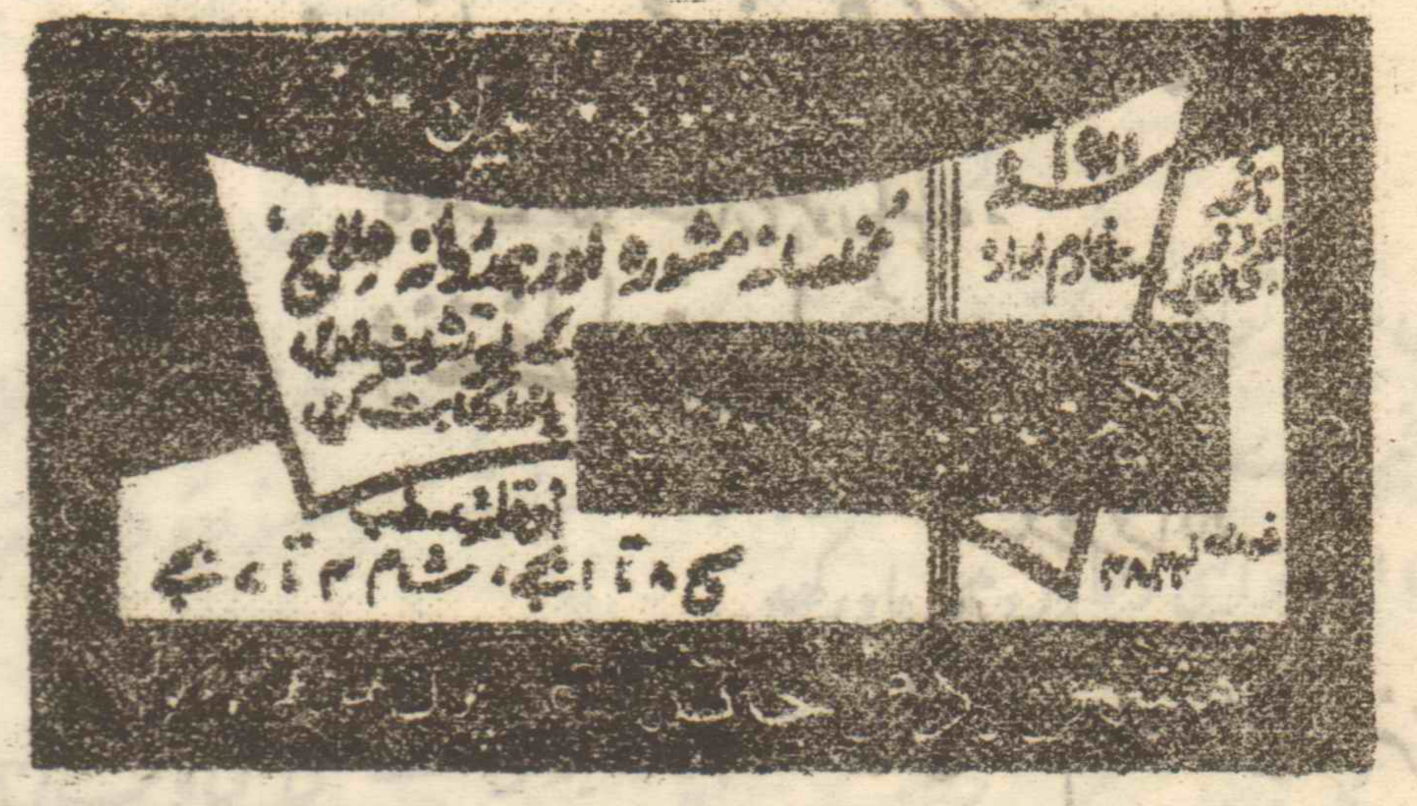

ضروری اعلان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب یا سلسلہ کی خاص خدمت کرنیوالے جو احباب ۱۹۷۷ء کے دوران وفات پا گئے ہیں ان کے لواحقین کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر ان کی کوئی تصویر انکے پاس ہو تو وہ ہمیں ارسال فرمائیں تاکہ الفضل کے جلسہ سالانہ نمبر میں اسے شائع کیا جا سکے۔ ایسی تصاویر جلد دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں تصویر پاسپورٹ سائز کی ہو تو زیادہ بہتر ہو گا۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ان تصاویر پر فوت ہونیوالے بزرگوں کے نام، تاریخ وفات اور تاریخ بیعت ضرور لکھ دی جائے اصل تصویر واپس کر دی جائیگی تصویر نمایاں ہو ورنہ بلاک نہ بن سکے گا۔

(مینیجر الفضل۔ ربوہ)

مسائل نماز

سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے نظارت اصلاح و ارشاد کی منظور کردہ بشیر علماء کرام کے مشوروں سے ترتیب شدہ اور سب کی پسندیدہ نماز مترجم جس میں نماز سے متعلق جملہ مسائل۔ ترتیب و تدوین علاوہ تحت اللفظ سلیس ترجمہ فلسفۂ نماز کا نیا انداز اور قرآن مجید کی بعض آیات بضروری دعائیہ جواب درج ہیں۔

نیز بطرز یسرنا القرآن لکھے ہوئے پہلے پانچ پارے (جن کو بچہ آسانی سے پڑھ لیتا ہے) بھی مل سکتے ہیں — معذرت کے ساتھ ۲۵ عدد کے خریدار کو ۲۰٪ کمیشن ہوگا۔

ملنے کا پتہ: مکتبہ فیض عام ربوہ

آپ کی اپنی

ٹریول ایجنسی

امریکہ۔ کینیڈا۔ مغربی جرمنی۔ استنبول۔ یونان اور مڈل ایسٹ کیلئے ہوائی اور بحری سفر کی رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے آج ہی رجوع فرمائیں!

★ انڈس ٹریول سروس ★

فون نمبر ۶۸۰۰۵

ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل لاہور

سیلز ایجنٹوں کی ضرورت ہے

دورانِ تربیت ۵۰۰ روپے ماہوار وظیفہ۔ بعد تربیت کام سنبھالنے پر مستقل ملازمت مع ترقی و متعدد سہولیات۔

اچھی شخصیت۔ عمدہ ذہن۔ اعلیٰ تعلیم رکھنے والے نوجوان تیز رفتار ترقی اور درخشاں مستقبل کے لئے جدید میڈیکل سائنس کیور یٹو سسٹم کی سیلز فورس میں شامل ہو کر نیک نامی، عزت اور دولت کمائیں۔

تفصیلات کے لئے تحریری درخواست مع تصدیق صدر یا امیر صاحب متعلقہ جماعت و نقول اسناد بالمشافہ ملاقات کریں۔

سیلز منیجر کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

فون ملز ۲۷۹۴۶ = فون آفس ۲۲۴۸۳

سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ

مقبول روڈ

— فیصل آباد —

امپورٹر — ایکسپورٹر

لون۔ وائل۔ پردہ کلاتھ۔ پاپلین۔ جاذب نظر۔ دیدہ زیب۔ ہر گھر کی پسند

آفس

منڈی رگلی۔ ریل بازار۔ فیصل آباد

ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا)

اٹھرا کے علاج کے لئے

قیمت مکمل کورس -/۲۸ روپے

دوائی فضل الٰہی

اولادِ نرینہ کے لئے مفید و مجرب نسخہ

مکمل کورس -/۳۰ روپے

زود جام عشق

قوت اعصاب پٹھوں کی طاقت کیلئے بہت مفید ہے

قیمت مکمل کورس -/۵۰ روپے

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ

ربوہ

اعلانِ تعطیل

مورخہ ۲ نومبر ۱۹۷۷ء کو ڈاکخانہ سرکاری تعطیل کی وجہ سے بند رہے گا اس لئے اس روز الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین [illegible]

[illegible]

ربوہ میں

جائیداد کی خرید و فروخت

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے ربوہ میں ایک باقاعدہ رجسٹرڈ ادارہ ایک عرصے سے آپ کی خدمت کر رہا ہے ہمارے پاس ربوہ شہر اور مضافات میں ہر قسم کے پلاٹ اور زرعی زمین برائے فروخت موجود ہے نیز ربوہ کے ہر محلہ میں مکان بھی خرید سکتے ہیں۔

— ہمیں آپ اپنی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد پائیں گے —

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انس مارکیٹ متصل قومی مرکزی بچت بینک ربوہ

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید اور نسخہ جات کی تیاری کے لئے

لائق صد اعتماد مرکز

الکیمسٹس

فون ۴۱۶۶۴

(EL-KEMISTS)

سٹیلائٹ ٹاؤن۔ راولپنڈی

منظور شدہ کیمسٹس برائے واپڈا۔ ریڈیو پاکستان۔ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن اور ایم بی پی ایل کی خدمات سے فائدہ اٹھائیے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴